افتتاح کلام

آج کے دور میں دین اور قرآن کی خدمت کتنا مشکل کام ہے' اندازہ انہی کو ہو سکتا ہے جو اس وادی پر خار کے مسافر رہ چکے ہوں۔ سر زمین پاکستان کی فضا علمی ماحول سے بہت حد تک بیگانہ ہے جس کی وجہ سے یہاں نہ اہل قلم کی قدر و قیمت کا قائل ہے اور نہ ہی علمی کتب اور عقلی مطالب کا کوئی خریدار۔ ایسی فضا میں معدودلوگ اگر ملک کے گوشہ و کنار میں کسی علمی ثقافتی اور فکری خدمت میں مصروف ہیں تو انہیں اس راہ میں بے شمار مادی و معنوی مشکلات کا سامنا بھی ہے۔ منفی کاموں کے لیے بہت سے لوگ سرمایہ لگا دیتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں کم از کم مادی فوائد تو ضرور حاصل ہوتے ہیں لیکن معنوی اقدار' فکری مطالب اور علمی سرگرمیوں کا مادی فائدہ نظر نہیں آتا۔ لہذا اس شعبے میں سرمایہ کاری کا رجحان بھی نسبتاً کم ہی ہے اور حکومتی سرپرستی بھی نہ ہونے کے برابر' جس کا نتیجہ یہی ہے کہ انسانی علوم تنہائی اور بے اعتنائی کا شکار ہیں۔ لوگوں تک معارف پہنچانے' فکری نشو نما اور تربیت کی انفرادی کوششیں ایک حد تک تو کامیاب ہو سکتی ہیں لیکن جب تک معاشرہ مجموعی طور پر اس سفر میں شریک نہ ہو' ایسی کوششیں زیادہ پائیدار ثابت نہیں ہوتیں اور آخر کار ایسے لوگ تھک ہار کر اپنی معاشی مشکلات کو سلجھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اس طرح کے کاموں کی بساط لپیٹ دی جاتی ہے۔

"المیزان" کے سات شمارے گواہ ہیں کہ ایسے پر آشوب دور میں بھی کچھ لوگ نے خدمت اور فروغ علم کے جذبے کے تحت اٹھے اور صوری محاسن اور معنوی کیفیت کے اعتبار سے ایک معیاری پرچہ قارئین کے نذر کیا لیکن گذشتہ چند ماہ ایسے بھی گذرے کہ پرچہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق چھپنے کی قوت نہ رکھتا تھا۔ بنیادی وجوہات تقریباً وہی تھیں جن کی طرف سطور بالا میں اشارتاً کیا جا چکا ہے۔ اس اثناء میں قارئین گرامی کی طرف سے خطوط' فون' فیکس اور ای میل پر پیغامات آتے رہے اور رسالہ کی عدم دستیابی پر تشویش کا اظہار ہو تا رہا۔ ہم اپنے تمام ایسے قارئین کے شکر گزار

ہیں جنھوں نے مختلف مواقع پر ہماری ہمت بندھائی۔ حوصلہ بڑھایا اور المیزان سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اسے یاد رکھا۔ قارئین محترم سے اس تاخیر کے لیے معذرت خواہ بھی ہیں کہ انہیں انتظار کی اذیت سے دوچار ہونا پڑا۔ موقع کی مناسبت سے مولانا رومی کا یہ مصرع قابل توجہ ہے کہ فرمایا:

باز ہم این مثنوی تاخیر شد مدتی بایست تاخون شیر شد

آپ کے ہاتھوں میں شمارہ نمبر ۸+۹ موجود ہے۔ اس کے صفحات بھی معمول کے رسالہ سے زیادہ ہیں۔ امید ہے آپ اس کے مضامین اور مقالات پر ضرور تبصرہ فرمائیں گے۔ اس لیے کہ آپ کی آراء ہی ہمارا سرمایہ ہیں۔ علوم قرآنی کے فروغ کے علمبردار اس رسالہ کو پہلے سے بہتر بنانے کے لیے ادارہ کو کیسے اقدامات بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ اس کے صوری محاسن اور علمی کیفیت کو بہتر کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ . . بتانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

یہ آپ کا رسالہ ہے۔ اسے بہتر بنانا بھی آپ ہی کے تعاون سے ممکن ہے۔ لہذا ضرور راہنمائی کیجئے۔ آیندہ سے المیزان آپ کو

المیزان پبلیکیشنز پوسٹ بکس نمبر 1274، جی پی او۔ اسلام آباد

سے ملا کرے گا۔ خط و کتاب کے لیے بھی یہی "پتہ" معتبر ہو گا۔

والسلام

محمد امین شہیدی